سفرِ معراج

مشاہدات اور پیغامات

از

مفتی محمد صادق حسینؒ قاسمی
ڈائرکٹر القلم فاؤنڈیشنؒ

علماءدیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلیۓ ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

ناشر
تحقیق وتصنیف، تبلیغ واشاعت کا مرکز
القلم فاؤنڈیشن کریم نگر، اِنڈیا
AL QALAM FOUNDATION
KARIMNAGAR, INDIA

تفصیلات

نام کتاب:.................سفرِ معراج: مشاہدات اور پیغام

نام مؤلف:.................مفتی محمد صادق حسین قاسمی

صفحات:..................37

سن اشاعت:...............مارچ 2021ء مطابق رجب المرجب 1442ھ

ناشر:......................القلم فاؤنڈیشن کریم نگر، انڈیا

برائے رابطہ:

مفتی محمد صادق حسین قاسمی: 9704707491

مولانا شاداب تقی قاسمی: 9700244072

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی و علمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی
الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ
اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ (بنی اسرائیل:۱)

”پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی
جس کے ماحول پر ہم نے برکتیں نازل کی ہیں، تاکہ ہم انہیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں،
بے شک وہ ہر بات سننے والی، ہر چیز دیکھنے والی ذات ہے۔“

فہرستِ عناوین

5	حرفِ آغاز
7	موجودہ حالات میں واقعۂ معراج کا پیغام
9	معراج کا پسِ منظر
11	عروج و سربلندی کا سفر
12	ناکامی کے بعد کامیابی
14	طلبِ مدد کا خدائی نسخہ
15	موجودہ حالات میں پیغام
17	سفرِمعراج اور اس کے مشاہدات
18	سفرِمعراج کا آغاز
19	انبیاء کرامؑ سے ملاقات
19	سدرۃ المنتہیٰ کی زیارت
20	بیت المعمور کی زیارت
21	سفرِمعراج کے تحفے

حضرت موسیٰؑ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا	22
جنت کا مشاہدہ	22
حضرت عمرؓ کے محل کو دیکھنا	23
بے عمل واعظ کی ہلاکت	23
سود خوروں کا انجام	24
غیبت کرنے والوں کی سزا	24
نماز سے سستی کرنے والوں کا انجام	25
زکوۃ نہ دینے کا وبال	25
بدکاری کرنے والوں کا عذاب	26
آخری بات	27
نماز: سفرِ معراج کا عظیم تحفہ	28
فرضیتِ نماز	29
نماز کی اہمیت	32
نماز کی تاثیر	33
ترکِ نماز پر وعید	37

حرفِ آغاز

واقعہ معراج سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کا ایک اہم اور ایمان افروز واقعہ ہے، جس میں پروردگار عالم نے انسانوں کے لئے بہت سے سبق آموز پیغامات رکھے ہیں، حیاتِ مبارکہ سے منسوب ہر واقعہ اور سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر پہلو صبحِ قیامت تک انسانوں کے لئے زندگی کے نشیب وفراز میں رہنمائی کرنے کی بھرپور طاقت رکھتا ہے، اسی کے ذریعہ انسان اپنی کشتۂ حیات کو آگے کامیابی کے ساتھ بڑھا سکتا ہے، اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی روشنی میں اپنی تیرہ وتاریک زندگی کو روشن اور منور کرسکتا ہے۔

واقعہ معراج سے متعلق مختلف موقعوں پر کچھ نہ کچھ لکھنے کی اللہ تعالی نے سعادت عطا فرمائی، اگرچہ کہ یہ موضوع بھی تفصیلی ہے لیکن اس کو مختصراً الگ الگ انداز میں لکھا گیا، اس موقع پر واقعہ معراج سے متعلق تین مضامین کو ترتیب دے کر شائع کیا جارہا ہے، یہ مضامین ملک کے مؤقر اور معتبر روزناموں میں بھی شائع ہوچکے ہیں۔ موقع کی مناسبت سے ان کو یکجا کیا گیا تاکہ برقی دنیا کی تیز رفتار ترقی سے دینی وعلمی اور موضوعاتی فائدہ اٹھانے والے احباب کے لئے کچھ فائدہ مند ثابت ہوجائے۔ یقینا اس موضوع پر بھی بہت سے اہل علم وقلم، علماء واکابر کی جامع

اور بصیرت افروز کتابیں موجود ہیں، یہ تو بس ایک کتابچہ ہے جو چند مضامین پر مشتمل ہے، آج جب کہ جنبش انگشت پر دنیا بھر کی قیمتی، نادر و نایاب کتابیں بہ آسانی دست یاب ہو رہی ہیں اور لوگ اس سے مستفید ہو رہے ہیں، اسی کے پیشِ نظر ان تین ہی مضامین کو مرتب کیا گیا۔ ترتیب کے لئے تحریک دینے والے خواہر زادہ فاضل گرامی مولانا شاداب قاسمی کو اللہ جزائے خیر عطا فرمائے۔ نیز ان مضامین کو مؤلف و قارئین دونوں کے لئے مفید بنائے۔ آمین۔

از

مفتی محمد صادق حسین قاسمی غفرلہٗ

۲۴ رجب المرجب ۱۴۴۲ھ

مطابق ۹ مارچ ۲۰۲۱ء

موجودہ حالات میں
واقعۂ معراج کا پیغام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک سیرت اور آپ کی حیاتِ بابرکت میں پیش آنے والے حیرت انگیز واقعات میں اللہ تعالی نے انسانوں کے لئے عبرت اور نصیحت کے بے شمار پہلو رکھے ہیں، سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی چھوٹا بڑا واقعہ ایسا نہیں ہے جس میں رہتی دنیا تک کے لئے انسانوں اور بالخصوص مسلمانوں کو پیغام وسبق نہ ملتا ہو، اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ کی ذات کو انسانوں کے لئے نمونہ قرار دیا، جس نمونے کو دیکھ کر اور جس صاف وشفاف آئینہ میں صبح قیامت تک آنے والے لوگ اپنی زندگی کو سنوار سکتے ہیں اور اپنے شب وروز کو سدھار سکتے ہیں، الجھنوں اور پریشانیوں میں راہِ عافیت تلاش کر سکتے ہیں، آلام و مصائب کے دشوار گزار حالات میں قرینۂ حیات پا سکتے ہیں، یورشِ زمانہ سے نبرد آزمائی اور فتنہ و فساد کے پرخطر ماحول میں حکمت وتدبر کے راستہ سے منزل تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ غرض یہ کہ سیرت کا کوئی واقعہ اور کوئی پہلو ایسا نہیں کہ جس میں مسلمانوں کے لئے ان گنت نصائح نہ

ہوں۔ چنانچہ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حیرت انگیز معجزات اور واقعات میں واقعہ معراج بھی ہے۔ تاریخ انسانی کا نہایت محیر العقول اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بے مثال معجزہ ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے نبی سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رات ہی کے کچھ حصے میں جسم وروح کے ساتھ، بیداری کی حالت میں عالم بالا کی سیر کرائی اور اپنے قرب کا اعلی ترین مقام عنایت فرمایا، جنت وجہنم کا مشاہدہ کروایا، نیکوں اور بدوں کی سزا و جزا کا معائنہ کروایا، نبیوں سے ملاقات ہوئی، ہر جگہ آپ کی عظمت ورفعت کا چرچہ کروایا، رحمتوں کی بارش فرمائی اور انعامات والطاف سے خوب نوازا اور امت کے لئے عظیم الشان تحفہ ''نماز'' کی شکل میں عطا کیا، اور قیامت تک کے لئے انسانوں کو اپنے معبود اور خالق سے رابطہ کرنے اور اپنے مالک سے راز و نیاز کرنے کا سلیقہ بخشا۔ واقعہ معراج بے شمار سبق آموز پہلوؤں اور عبرت خیز واقعات کا مجموعہ ہے۔ اس واقعہ معراج کی روشنی میں ہمارے لئے موجودہ حالات میں بھی کئی ایک نصیحت آموز ہدایات ملتی ہیں جس کے ذریعہ گردوپیش میں چھائے ہوئے تاریک ماحول اور ظلم وستم کی اندھیری رات میں ہم چراغِ ایمان کو فروزاں کر سکتے ہیں اور مایوسی وناامیدی کی گھٹا توپ تاریکی میں امید کی شمع روشن کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں واقعہ معراج کے پس منظر کو ذہنوں میں تازہ کرنا پڑے گا اور ان حالات کی چیرہ دستیوں کو دیکھنا ہوگا جن کے بعد یہ ایک عظیم الشان سفر کروایا گیا، آیئے ایک طائرانہ نظر ان حالات پر ڈالتے ہیں۔

معراج کا پسِ منظر:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پیغامِ حق لے کر کھڑے ہوئے اور توحید کی دعوت شروع کی، انسانوں کو اللہ کی طرف بلانے کا آغاز فرمایا تو آپ کے مخالفین اور دشمنوں کی پوری جماعت ہر وقت آپ کی ایذا رسانی میں رہتی، جو کل تک آپ کو اپنا عزیز و محبوب سمجھتے وہی آپ کی عداوت اور مخالفت میں پیش پیش رہنے لگے، مکہ میں طلوع ہونے والا سورج ہر دن ایک نئی مصیبت اور تکلیف لے کر آتا اور پیغمبر اسلام اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والے صحابہ کرامؓ کا امتحان لیتا، ان مصیبت کی گھڑیوں میں اور ان آزمائشی حالات میں باہر آپ کی حمایت کرنے اور آپ کا تعاون فرمانے والے آپ کے چچا ابوطالب تھے جو اپنے بھتیجے کو چاہتے بھی تھے اور اس کی نصرت وتائید میں ڈھال بنے ہوئے تھے، بیرون زندگی میں چچا کی حمایت آپ کے لئے مضبوط سہارا تھا، اور اسی چچا کی رعایت اور ان کی عظمت کے پیشِ نظر دشمنوں کو کھلے عام آپ کو ستانے کی ہمت بھی نہیں ہو پاتی اور آپ کے مشن ودعوت میں رکاوٹ کا موقع بھی نہ ملتا، دعوتی محنت سے بوجھل بدن اور نسانیت کی فلاح وبہبودی میں تڑپنے والے تھکا ہارا جسم لے کر جب آپ گھر تشریف لاتے تو آپ کی ہمت بڑھانے والی اور آپ کے حوصلوں کو تقویت پہنچانے والی آپ کی وفا شعار اہلیہ محترمہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰؓ تھیں جو ہر اعتبار سے اپنے شوہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دیتیں۔ ان دونوں کے تعاون سے آپ اپنے مقصد میں لگے ہوئے تھے کہ ۱۰ سنہ نبوی میں آپ کے چچا ابوطالب کا انتقال ہوگیا اور تین دن بعد آپ کی غم گسار بیوی حضرت خدیجہؓ بھی دنیا سے چل بسی۔ (رحمۃ اللعالمین: ۱/۹۲)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان دونوں کے اس طرح چل بسنے سے بہت غم اور تکلیف ہوئی یہاں تک اس سال کو ''عام الحزن'' قرار دیا گیا کہ غم کا سال ہے کہ نبی کے مضبوط سہارے چھن گئے۔ ابو طالب کا چوں کہ رعب و دبدبہ تھا اس لئے دشمن اب تک آپ کی کھلے عام ایذا رسانیوں کی ہمت نہیں پاتے تھے لیکن ابو طالب کے بعد ان کی جرأتیں بڑھ گئیں، چناں چہ اس کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ ابن ہشام لکھتے ہیں کہ: ایک ہی سال میں ام المومنین خدیجہؓ اور آپ کے چچا ابو طالب کا انتقال ہوا، ان دونوں کے انتقال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زیادہ تر مصائب اور تکلیفات کا سامنا کرنا پڑا۔ کیوں کہ حضرت خدیجہؓ آپ کی سچی مددگار تھیں، ہر ایک بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے بیان فرماتے تھے اور ابو طالب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پشت پناہ اور مددگار تھے..... جب ابو طالب کا انتقال ہو گیا تو قریش کو آپ کی ایذا رسانی میں جرأت پیدا ہو گئی جو پہلے میسر نہ تھی، یہاں تک کہ ایک خبیث نے راستہ میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک پر خاک ڈالی۔ (سیرت ابن ہشام: ۱/۲۷۷ مترجم)

ان تکلیف دہ حالات میں اور مکہ والوں کی بے اعتنائیوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف کا سفر کیا تا کہ وہاں کے لوگوں کو دین حنیف سے مانوس کیا جائے اور اسلام کی ٹھنڈی چھاؤں فراہم کی جائے، امید کی شمع دل میں روشن کئے اور شوق و جذبات کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف کے سفر کی شروعات کی، لیکن یہاں پر بھی آپ کے ٹوٹے دل تیر و تلوار چلائے گئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو اذیت دی گئی عاشق رسول، رئیس القلم حضرت مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کی رقت انگیز

تحریر میں ملاحظہ کیجئے کہ: آگ میں پھاندنے والوں کی جو کمریں پکڑ پکڑ کر گھسیٹ رہا تھا، وہی کمر کے بل گرایا جاتا تھا، پتھر مار مار کر گرایا جاتا تھا، گھٹنے چور ہو گئے، پنڈلیاں گھائل ہو گئیں، کپڑے لال ہو گئے، معصوم خون سے لال ہو گئے، نو عمر رفیق نے سڑک سے بے ہوشی کی حالت میں جس طرح بن پڑا اٹھایا، پانی کے کسی گڑھے کے کنارے لایا، جوتیاں اتارنی چاہیں تو خون کے گوندے وہ تلوے کے ساتھ اس طرح چپک گئے تھیں کہ ان کا چھڑانا دشوار تھا۔اور کیا کیا گذری، کہاں تک اس کی تفصیل کی جائے، خلاصہ یہ ہے کہ طائف میں وہ پیش آیا جو کبھی نہیں پیش آیا۔(النبی الخاتم:۵۰)

عروج وسربلندی کا آغاز:

ان سخت مراحل سے گذرنے، ابتلاء وآزمائش کی کٹھن راہوں سے بڑھنے کے بعد اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ عروج و بلندی عطا فرمانے کا فیصلہ فرمایا جو کسی اور نبی کے حصے میں نہیں آیا، وہ عظیم الشان اعزاز اور بے مثال فضیلت دینے بخشنے کا اعلان فرمایا کہ جس کا اب تک کوئی حق دار نہیں تھا، اور سب سے بڑھ کر ٹوٹے دل کو سہارا دینے، تنہا و یکتا تصور کرنے والے کو اپنی نصرت و معیت کا احساس دلانے اور سب سے بڑھ کر مخالفین کی ریشہ دوانیوں کا سدباب کرنے اور اسلام کے پیغام کو وسعت بخشنے کا یہ ایک تاریخی اعزاز ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "سفرِ معراج" کی شکل میں عطا کیا گیا۔اس عظیم سفر کا مقصد بیان کرتے ہوئے حضرت مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ رقم طراز

ہیں کہ ۱۰ نبوی گذر گیا، ابتلاء و آزمائش کی سب منزلیں طے ہو چکیں، ذلت و رسوائی کی کوئی نوع ایسی نہ باقی رہی کہ جو خداوند ذو الجلال کی راہ میں نہ برداشت کی گئی ہو، اور ظاہر ہے کہ خدائے رب العزت کی راہ میں ذلت اور رسوائی سوائے عزت اور رفعت اور سوائے معراج اور ترقی کے کیا ہو سکتا ہے؟ چناں چہ جب شعب ابی طالب اور سفر طائف کی ذلت انتہاء کو پہنچ گئی تو خداوند ذو الجلال نے اسراء و معراج کی عزت سے سرفراز فرمایا، اور آپ کو اس قدر اونچا کیا کہ افضل الملائکہ المقربین یعنی جبریل بھی پیچھے رہ گئے اور ایسے مقام تک رسائی کرائی جو کائنات کا منتہی ہے یعنی عرشِ عظیم تک جس کے بعد اب اور کوئی مقام نہیں۔ (سیرت المصطفیٰ: ۱/۲۸۸) مفکر اسلام حضرت مولانا ابو الحسن علی ندویؒ فرماتے ہیں کہ: یہ اللہ تعالی کی طرف سے ایک ضیافت و عزت افزائی تھی، جو آپ کی دل داری و دل نوازی اور طائف کے ان زخموں کو مندمل کرنے اور توہین و ناقدری اور بے گانگی و بے وفائی کی تلافی کے لئے تھی جس کے سخت امتحان سے آپ وہاں گزر رہے تھے۔ (نبیٔ رحمت: ۱۸۹)

ناکامی کے بعد کامیابی:

ایسی بھی کوئی شام نہیں ہے جس کی سحر نہ ہو اور ایسا بھی کوئی ظلم نہیں جو بڑھ کر ختم نہ ہو گیا، عداوت و دشمنی کی بھی حد ہوتی ہے، مکر و فریب بھی ایک انتہا کو جا کر دم توڑ دیتا ہے، ناکامی کے منصوبے بنانے والوں کے منصوبے بھی خدائے حکیم کے سامنے چلتے نہیں سکتے، بدخواہی کے خواب

دیکھنے والے اور برائی کی سازشیں کرنے والے بھی بوکھلاہٹ کا شکار ہوتے ہیں، چناں چہ اسلام کے چراغ کو بجھانے اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی راہ میں رکاوٹوں کو پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی اور اپنی ایذا رسانیوں اور ظلم و زیادتیوں سے یہ سمجھ بیٹھے کہ اب گویا اسلام کی محنت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی جدو جہد ختم ہو جائے گی، مصائب و مشکلات کے حوصلہ شکن حالات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے جاں نثار صحابہؓ کے عزائم کو پست اور ان کی کوششوں کو روک دی گی لیکن انہی ظاہری ناکامیوں سے اللہ تعالی نے ہمیشہ کی فتح مندی اور کامرانی کی شکلوں کو پیدا فرمایا، شعب ابی طالب کی اسیری، سفر طائف کی ناکامی اور مضبوط سہاروں کے اٹھ جانے کے غم و الم کو اللہ تعالی نے دور کرنے کا فیصلہ فرمایا اور چوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبین بنا کر بھیجے گئے، آپ کا لایا ہوا پیغام دنیا کے ہر گوشے میں پھیلنا اور ہر خطے میں پہنچنا تھا۔ اللہ تعالی نے اس کا انتظام فرمایا اور پھر اسلام کی کامیابی کا دور شروع ہوا، ہجرتِ مدینہ کا حکم ہوا، مدینے کے قبائل شوق و جذبات کے ساتھ حلقہ بگوش اسلام ہونے لگے فتوحات کے دروازے کھلے، اجنبیت اور تنہائی کے دن پورے ہوئے اور فداکاروں و جاں نثاروں کا ایک جم غفیر آپ کے اشارۂ ابرو پر سب کچھ لٹانے والا تیار ہو گیا۔

طلبِ مدد کا خدائی نسخہ:

اس عظیم الشان سفر میں جو خاص تحفہ نماز کی شکل میں اللہ تعالی کی طرف سے عطا کیا گیا وہ در

اصل ہر مشکل اور پریشانی کو دور کرنے، ہر زخم کو مندمل کرنے اور ہر غم والم سے نجات پانے کا خدائی کانسخہ ہے۔جس نے ٹوٹے ہوؤں کو جوڑنے اور رب سے تعلق مضبوط کرنے کا آسان راستہ بتا دیا، ناموافق حالات اور ناسازگار ماحول میں اللہ تعالی سے مدد طلب کرنے اور اس کی توجہات کو مبذول کرانے کے لئے نماز سے بڑھ کر کوئی ذریعہ نہیں ہے۔خود قرآن مجید میں حکم دیا گیا کہ :وَ اسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ ‌ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيۡرَةٌ اِلَّا عَلَى الۡخٰشِعِيۡنَ ﴿البقرۃ: 45﴾ ”اور صبر اور نماز سے مدد طلب کرو۔ نماز بھاری ضرور معلوم ہوتی ہے، مگر ان لوگوں کو نہیں جو خشوع (یعنی دھیان اور عاجزی) سے پڑھتے ہیں۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جتنے احکامات دیئے گئے وہ تمام روئے زمین پر نازل ہوئے لیکن نماز صرف وہ مہتم بالشان عبادت ہے جسے اللہ تعالی نے اپنے پاس بلا کر عنایت فرمایا، گویا پریشان حال بندوں کے تعلق کی راہوں کو آسان کردیا۔ڈاکٹر مصطفیٰ السباعیؒ لکھتے ہیں کہ: اللہ تعالی نے معراج کی رات نماز کو فرض کر کے اس طرف اشارہ کردیا کہ: بندوں تمہارے نبی کا جسم وروح کے ساتھ معراج کرنا یہ ایک معجزہ ہے، لیکن تمہارے لئے ہر دن پانچ مرتبہ یہ سعادت ہے کہ تمہاری روح اور دل معراج کر کے میری طرف آتے ہیں۔(السیرۃ النبویۃ دروس وعبر:۵۹)

موجودہ حالات میں پیغام:

اس وقت مسلمان دنیا کے چپے چپے میں ظلم وزیادتی کا شکار ہیں، عداوت ودشمنی کے تاریک

ماحول میں پھنسے ہوئے ہیں، اور جان و مال، اسباب ووسائل تمام دشمنوں کے قبضے میں ہیں، تذلیل وتحقیر کا درد انگیز سلوک کیا جارہا ہے، فلسطین کے معصوم بچے، بے قصور نوجوان، عفت مآب عورتیں، بوڑھے مرد سب ظلم کے شکنجوں میں جکڑے ہوئے ہیں، ملک شام میں خونِ مسلم کی ارزانی کا دردناک منظر ہے، ہنستے چہکتے گھروں کو ویران وقبرستان بنایا جارہا ہے، لاکھوں مسلمان مرد و عورت، جوان و بوڑھے قتل وخون کے سفا کانہ کھیل میں جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں، ہندوستان کی سرزمین بھی مسلمانوں کے لئے نت نئے آفتوں کو پھیلانے کے درپے ہیں، نوجوانوں پر الزامات عائد کر کے ان کی زندگیوں کو اجیرن بنایا جارہا ہے، وطن عزیز کو خاص رنگ میں رنگنے کی پوری کوشش کی جارہی ہے، مسلمانوں کے دین وشریعت پر ناروا حملے کئے جارہے ہیں، عائلی قوانین کو کالعدم کرنے کی سازش کی جارہی ہے، یکساں سول کوڈ کو نافذ کرنے اور طلاق وغیرہ کو بہانہ بنا کر اور گاؤکشی کے عنوان پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ظلم وتشدد کیا جارہا ہے۔

لیکن واقعۂ معراج ان جاں گسل حالات میں، اور ان حوصلہ شکن ماحول میں بھی امید ویقین کا پیغام دیتا ہے، اور سربلندی وعروج کی خدائی منصوبہ بندی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیوں کہ جب ایمان والے دینِ حق پر استقامت کے ساتھ جمے رہیں گے، اور حالات کا مقابلہ کرتے رہیں گے تو پھر وہی خدائی قدرت پستیوں سے نکال کر سربلندیوں پر پہنچائے گی، جن کو ذلیل وحقیر سمجھا جاتا رہا ان کے سر پر عزت ووقار کا تاج رکھے گی، اور جن کو مٹانے کی کوشیں کی جاتی رہیں ان ہی کے وجود سے دنیا کے نقشے کو بدلے گی، ظلم کا خاتمہ ہوگا، ناانصافیوں کا دور ختم ہوگا، حقوق تلفی کا بازار سرد

پڑے گا، قتل وخون کا میدان ٹھنڈا ہوگا، بقول فقیہ العصر حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب: معراج کا واقعہ مسلمانوں کی دلداری اور طمانیت کا سامان ہے کہ وہ مصیبت اور مایوس کن حالات کی وجہ سے حوصلہ نہ ہاریں، بلکہ اس طرح کے واقعات ان کے پائے استقامت کو مضبوط تر کرتا چلائے اور خدا پر ان کا یقین بڑھتا جائے کہ جیسے رات کی تاریکیوں سے صبح کی پوپھٹتی ہے، اسی طرح باطل کے غلبہ وظہور کے بعد حق ایک نئی آب وتاب کے ساتھ دنیا کی ظلمتوں پر چھا جاتا ہے..... (پیامِ سیرت: ۱۱۹) شرط یہی ہے کہ ایمان ویقین اور استقامت کے ساتھ دین متین پر قائم رہیں، اور شریعت وسنت کی تعلیمات پر دل وجان سے عمل پیرا ہوں تو ان شاء اللہ عروج وسربلندی خدائی وعدہ ضرور بالضرور اس دور میں بھی پورا ہو کر رہے گا۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

سفرِ معراج اور اس کے مشاہدات

سفرِ معراج نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا ایک نہایت حیرت انگیز واقعہ اور عظیم الشان معجزہ ہے۔ جو آپ ﷺ کی عظمت اور شان کا مظہر ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے محبوب نبی سرورِ دو عالم ﷺ کو عروج و سربلندی عطا کرنے اور قیامت تک آنے والے انسانوں کے سامنے اپنے نبی کے بلند و برتر مقام کو واضح کرنے لئے اس عظیم الشان معجزہ کو ظاہر فرمایا۔ واقعہ معراج سیرتِ رسول کا ایمان افروز واقعہ ہے، جس کے تمام پہلو اہلِ ایمان کو دعوتِ فکر دیتے ہیں۔

واقعہ معراج کی مختلف حیثیتوں اور الگ الگ نوعیتوں سے انوکھی اور نرالی شان ہے۔ سفرِ معراج کے موقع پر امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ کو جن عظمتوں سے اللہ تعالی نے نوازا اور جن خصوصیتوں سے سرفراز کیا یقیناً یہ آپ کی انفرادیت اور شان کی دلیل ہے۔ آیئے مختصراً اس واقعہ کو ملاحظہ کرتے ہیں کہ کن حالات میں اللہ تعالی یہ سفر کروایا اور اس سفر کے دوران کن کن چیزوں کا نبی کریم ﷺ نے مشاہدہ کیا اس پر اختصار کے ساتھ ایک نظر ڈالتے ہیں۔ تاکہ اس کے ذریعہ جہاں ہمیں جنت کی نعمتوں اور آرام و راحت کا اندازہ بھی ہو اور وہ کون سے اعمال ہیں جو انسان کو

سفرِ معراج کا آغاز:

قرآن کریم میں اللہ تعالی نے فرمایا: سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ (بنی اسرائیل:۱) ''پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصی تک لے گئی جس کے ماحول پر ہم نے برکتیں نازل کی ہیں، تاکہ ہم انہیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں، بے شک وہ ہر بات سننے والی، ہر چیز دیکھنے والی ذات ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے معراج کے سفر کا آغاز فرمایا۔ حدیث میں ہے کہ: أَنَّ رَسولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ قالَ: أُتِيتُ بالبُراقِ، وهو دابَّةٌ أبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الحِمارِ، ودُونَ البَغْلِ، يَضَعُ حافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ، قالَ: فَرَكِبْتُهُ حتَّى أتَيْتُ بَيْتَ المَقْدِسِ، قالَ: فَرَبَطْتُهُ بالحَلْقَةِ الَّتي يَرْبِطُ به الأنْبِياءُ، قالَ ثُمَّ دَخَلْتُ المَسْجِدَ، فَصَلَّيْتُ فيه رَكْعَتَيْنِ. آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے (معراج کی رات میں) براق لایا گیا، جو کہ سفید اور لمبا تھا، اس کا قد گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا، وہ اپنا قدم وہاں رکھتا تھا جہاں تک اس کی نظر پڑتی تھی، میں اس پر سوار ہوا یہاں تک میں بیت المقدس تک پہنچ گیا، میں نے اس براق کو حلقہ سے باندھ دیا، پھر

مسجد میں داخل ہوا، دو رکعتیں نماز پڑھیں، اس کے بعد آسمان کی طرف لے جایا گیا۔ (صحیح مسلم: ۱۶۳) ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انبیاء کرام کی امامت فرمائی۔ اس کے بعد ایک زینہ لایا گیا جو بہت ہی زیادہ خوبصورت تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبرئیل دونوں اس زینہ کے ذریعہ آسمان تک پہنچے۔

انبیاء کرامؑ سے ملاقات:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرات انبیاء کرام کو بیت المقدس میں نماز پڑھائی، پھر ان حضرات سے جس جس سے اوپر ملاقات کرائی تھی وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے ہی آسمانوں پر پہنچ چکے تھے۔ چناں چہ پہلے آسمان پر حضرت آدمؑ سے ملاقات ہوئی، دوسرے پر حضرت عیسیٰؑ اور حضرت یحیٰؑ سے، تیسرے آسمان پر حضرت یوسفؑ، چوتھے آسمان پر حضرت ادریسؑ، پانچویں آسمان پر حضرت ہارونؑ، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی۔

سدرۃ المنتہی کی زیارت:

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتویں آسمان پر پہنچ گئے تو وہاں جا کر سدرۃ المنتہی کی زیارت بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی۔ چناں چہ حدیث میں ہے: لَمَّا اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ انْتُهِيَ بِهِ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ' وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ اِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يُعْرَجُ بِهٖ

مِنَ الْاَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا، وَاِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا، قَالَ: اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى قَالَ: فَرَاشٌ مِنْ ذَهَب(مسلم:۲۵۷) کہ جب نبی کریم ﷺ کو معراج کی رات میں سیر کرائی گئی، تو آپ ﷺ کو سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا، جو کہ (یعنی اس کی جڑ) چھٹے آسمان میں ہے، جو چیز بھی زمین سے چڑھتی ہے، وہیں جا کر رک جاتی ہے، اور وہیں سے اس کو بحکم الٰہی لیا جاتا ہے، اور اسی سدرۃ المنتہیٰ تک وہ چیز بھی آ کر ٹھہرتی ہے، جو اس سے اوپر سے آتی ہے، اور وہیں سے اس کو بحکم الٰہی لیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب کہ سدرہ کو ڈھانپ لیا اس چیز نے جس نے کہ ڈھانپ لیا، فرمایا کہ سونے کے فرش نے۔" سدرۃ بیری کے درخت کو کہتے ہیں اور "المنتہیٰ" کا معنی انتہا کے ہے، اللہ تعالیٰ کی سے طرف سے آنے والے احکام پہلے اس مقام پر نازل ہوتے ہیں پھر وہاں سے نیچے اور نیچے سے بندوں کے اعمال بھی اسی مقام پر جا کر رک جاتے ہیں، اس لئے اس کو "سدرۃ المنتہیٰ" کہا جاتا ہے۔

بیت المعمور کی زیارت:

نبی کریم ﷺ نے سفرِ معراج کے موقع پر بیت المعمور کی بھی زیارت فرمائی۔ بیت المعمور کیا ہے اس کی حقیقت حدیث کے الفاظ میں یہ ہے: البیت المعمور فی السماء السابعة ،یدخله کل یوم سبعون الف ملك،ثم لایعودون الیه.(مسند

احمد:۱۲۱۴۸) کہ بیت المعمور ساتویں آسمان میں ہے،جس میں ہر دن ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں، پھر دوبارہ لوٹ کر اس کی طرف نہیں آتے۔ بیت المعمور ساتویں آسمان میں بیت اللہ کے بالکل سیدھ میں واقع ہے،اور آسمان میں اس کا احترام اسی طرح ہے،جس طرح زمین میں کعبے کا احترام ہے۔

سفرِ معراج کے تحفے:

نبی کریم ﷺ کو سفرِ معراج کے موقع پر جو عظیم الشان انعامات سے نوازا گیا،ان میں بطورِ خاص تین چیزوں کا ذکر ہے۔ چناں چہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فأُعْطِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ثَلاَثًا أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ .(مسلم :۲۵۷) کہ رسول اللہ ﷺ کو (معراج کی رات میں) تین چیزیں عطا کی گئیں۔ پانچ نمازیں عطا کی گئیں۔ سورہ بقرہ کی آخری آیتیں عطا کی گئیں اور آپ کی امت میں جو شرک نہ کرے،اس کے ہلاک کرنے والے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔

حضرت انس ابن مالکؓ سے مروی ہے کہ: فُرِضَتْ على النبى صلى الله عليه وسلم ليلةَ أُسرِيَ به الصلواتُ خمسينَ،ثم نقَصت حتى جُعِلَتْ خمسا،ثم نُودِيَ:يامحمدُ:إنه لا يبدّلُ القولُ لديَّ،وإنَّ لكَ بهذهِ الخَمْسُ خمسينَ:

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر معراج کی رات پچاس نمازیں فرض کی گئیں، پھر ان میں کمی کی گئی یہاں تک کہ پانچ نمازیں کر دی گئیں۔ پھر اللہ تعالی کی طرف سے ندا آئی کہ اے محمد! میرا فیصلہ تبدیل نہیں کیا جاتا، اور بے شک آپ (اور آپ کی امت) کے لئے ان پانچ نمازوں کے ساتھ پچاس نمازوں کا ثواب ہے۔ (مسند احمد: ۱۲۲۳۰)

حضرت موسیٰؑ کو نماز پڑھتا ہوا دیکھنا:

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مررت فی لیلة اسری بی علی موسی وھو یصلی فی قبرہ۔ شبِ معراج میں میرا گزر موسیٰؑ کے پاس سے ہوا، میں نے دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ (نسائی ۱۶۲۳، مسلم ۴۳۸۷)

جنت کا مشاہدہ:

سفرِ معراج کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنت و جہنم کا مشاہدہ کروایا گیا اور بالخصوصی جہنمی کن گناہوں کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے اس کو بھی بتایا گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر سے واپسی پر اپنی امت کو ان گناہوں سے بچنے کی تعلیم وتلقین فرمائی۔ سب سے پہلے جنت کا مشاہدہ ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ثم ادخلت الجنة فیھا حبایل اللؤلو و اذا ترابھا المسک۔ (بخاری: ۳۳۹) کہ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا (کیا دیکھتا ہوں) کہ اس میں موتی کی لڑیاں ہیں اور اس کی مٹی مشک ہے۔

حضرت عمرؓ کے محل کو دیکھنا:

آپ ﷺ نے جنت میں حضرت عمرؓ کے محل کو بھی دیکھا۔روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ میں جنت کے اندر چل رہا تھا کہ میں ایک محل دیکھا، میں نے کہا کہ اے جبریل! یہ کس کے لئے ہے؟ میرا خیال تھا کہ یہ میرے لئے ہے، جبریل نے کہا کہ یہ عمر کے لئے ہے۔پھر تھوڑا چلا، تو میں نے ایک محل پہلے سے زیادہ عالیشان دیکھا، میں نے کہا کہ اے جبریل! یہ کس کے لئے ہے؟ میرا خیال تھا کہ یہ میرے لئے ہے۔جبریل نے کہا: یہ عمر کے لئے ہے۔(مسند احمد: ۱۳۵۷۳)

بے عمل واعظ کی ہلاکت:

نبی کریم ﷺ نے جنت وجہنم کی بہت ساری چیزوں کا مشاہدہ کیا اور بچشم خود وہاں کی چیزوں کو دیکھا، نیکوں کے انجام کو اور بروں کی سزا کو بھی دیکھا۔ہم اختصار کے ساتھ چند اعمالِ سیئہ کی وجہ سے سخت اور خطرناک سزاؤں میں مبتلا لوگوں کے احوال نقل کرتے ہیں۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **مررت لیلة اسری بی علی قوم تقرض شفاھھم بمقاریض من نار۔قال: قلت من ھولاء ؟قالوا: خطباء من اھل الدنیا ممن کانوا یامرون الناس بالبر، وینسون انفسھم، وھم یتلون الکتاب، افلا تعقلون۔** (مسند احمد: ۱۱۹۸۶) کہ میں معراج کی رات ایسے لوگوں پر گزرا کہ جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، میں نے کہا

کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ دنیادار خطیب ہیں، جو لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہیں ،اور اپنے آپ کو بھلا دیتے ہیں، اور وہ اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں کیا یہ سمجھتے نہیں۔

سود خور کا انجام:

نبی کریم ﷺ نے سود خور کے عذاب کا مشاہدہ کیا اور بیان فرمایا کہ: فاتيت على قوم بطونهم كالبيوت فيها الحيات ترى من خارج بطونهم، قلت: من هولاء يا جبريل؟ قال هولاء اكلة الربا۔ (ابن ماجہ: ۲۲۶۵) کہ پھر میں ایسی قوم کے پاس آیا جن کے پیٹ کمروں کی طرح تھے ان میں سانپ تھے جو باہر سے نظر آ رہے تھے، میں نے کہا کہ اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا کہ یہ سود خور ہیں۔ اس سخت ترین عذاب سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ سود خوری کتنا بڑا گناہ اور وبال ہے۔

غیبت کرنے والوں کی سزا:

نبی کریم ﷺ نے غیبت کرنے اور کسی کی بے آبروئی کرنے والوں کی بھی خطرناک سزا کو دیکھا اور اپنی امت کو اس سے آگاہ فرمایا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: لما عرج بی ربی مررت بقوم لهم اظفار من نحاس ،يخمشون وجوهمم وصدورهم ،فقلت : من هولاء يا جبريل ؟قال :هولاء الذين ياكلون لحوم الناس ،ويقعون فى اعراضهم۔ (ابوداؤد: ۴۷۴۸۔۵۲۲۳) کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب مجھے میرے رب نے معراج کروائی تو

میرا گزر ایسی قوم پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے چہروں اور سینوں کو ان ناخنوں سے چھیلتے تھے، میں نے کہا کہ اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو آدمیوں کا گوشت کھاتے ہیں (یعنی ان کی غیبت کرتے ہیں) اور ان کی آبروریزی کرتے ہیں۔

نماز سے سستی کرنے والوں کا انجام:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کے انجام کو بھی دیکھا جو نماز کے سلسلہ میں سستی وغفلت کرنے والے ہیں۔ چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ثم اتی قوم ترضخ رءوسهم بالصخر، کلما رضخت عادت کما کانت ۔ ولا یفتر عنهم من ذلک شیء، فقال: ماهولاء یا جبریل؟ قال: هولاء الذین تتثاقل رءوسهم عن الصلوة المکتوبة۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی: ۷۰۷) پھر آپ کا ایک قوم پر گزر ہوا جن کے سر پتھروں سے کچلے جارہے تھے، کچلے جانے کے بعد پھر ویسے ہی ہوجاتے ہیں جیسے پہلے تھے، اسی طرح سلسلہ جاری ہے ختم نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز سے کاہلی کرنے والے ہیں۔

زکوۃ نہ دینے کا وبال:

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کی شرمگاہوں پر آگے اور پیچھے چیتھڑے

لپٹے ہوئے ہیں، اور اونٹ اور بیل کی طرح چرتے ہیں۔ اور ضریع وزقوم یعنی کانٹے دار درخت اور جہنم کے پتھر کھا رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں کی زکوۃ ادا نہیں کرتے تھے۔ ارشاد ہے: ثم اتی علی قوم اقبالھم رقاع وعلی ادبارھم رقاع، یسرحون کماتسرح الابل والنعم، ویاکلون الضریع الزقوم ورضف جھنم وحجارتھا، قال: فماھولاء یاجبریل ؟قال: ھولاء الذین لایؤدون صدقات امولھم۔ (کشف الاستار: ۵۲)

بدکاری کرنے والوں کا عذاب:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ایسی قوم پر ہوا کہ جن کے سامنے ایک ہانڈی میں پکا ہوا گوشت ہے اور ایک ہانڈی میں کچا اور سڑا ہوا گوشت رکھا ہوا ہے۔ یہ لوگ سڑا ہوا گوشت کھا رہے ہیں، اور پکا ہوا گوشت نہیں کھاتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا کہ یہ آپ کی امت کا وہ شخص ہے جس کے پاس حلال اور پاکیزہ عورت (بیوی) موجود تھی مگر وہ زانیہ اور فاحشہ عورت کے ساتھ رات گزارتا تھا۔ اور یہ وہ عورت ہے جو حلال اور طیب شوہر کو چھوڑ کر کسی زانی وبدکار شخص کے ساتھ رات گزارتی تھی۔ ارشاد ہے: ثم اتی علی قوم بین ایدیھم لحم نضیج فی قدر، ولحم آخر نیء قدرخبیث، فجعلوا یاکلون من النیء الخبیث ۔۔۔ (کشف الاستار: ۵۲)

آخری بات:

سفرِ معراج اور اس کے مشاہدات سے متعلق چند باتیں ہم نے ذکر کی ہیں اس کے علاوہ بھی بہت سے مشاہدات ہیں جن کا تذکرہ باقی ہے، ضرورت ہے کہ مسلمان ان گناہوں سے بچیں جن کے عذاب کی وعید نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی اور اپنی آنکھوں سے انسانوں کو ان گناہوں کی وجہ سے عذاب میں مبتلا دیکھا۔ شبِ معراج کی حقیقی عظمت اور احترام کا تقاضا یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالی نے عظیم انعام نماز کی شکل میں عطا فرمایا ہم اس کی قدردانی کرنے والے بنیں، پورے اہتمام کے ساتھ وقت پر اس کو ادا کرنے کا ایک نیا عہد اور تازہ وعدہ کریں اور جن چیزوں سے اللہ تعالی راضی ہوتے ہیں ان کو اختیار کرنے والے بنیں یہی چیز سعادت اور خوش نصیبی کی ہے۔ ورنہ راتیں تو آتی رہیں گی اور جاتی رہیں، غفلتیں برتی گئیں تو ہمارے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔

نماز: سفرِ معراج کا عظیم تحفہ

سفرِ معراج نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کا نہایت عظیم الشان واقعہ اور محیر العقول معجزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک خاص پس منظر میں اپنے حبیب رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسمان پر بلایا اور اپنے خصوصی انعامات سے نوازا۔ مسلسل آزمائشوں اور سخت حالات کے بعد اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دل جوئی اور ان کی دل داری کے لئے یہ عروج و سر بلندی کا تاریخی سفر پیش آیا۔ اس مبارک سفر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے قربِ خاص سے نوازا، انبیاے کرام سے ملاقاتیں کروائیں، جنت و جہنم کا مشاہدہ کروایا اور نیکوں کے اجر و ثواب اور بُروں کے انجام و عذاب کا نظارہ کروایا۔ اس عظیم سفر میں بہت سے انعامات سے نوازا گیا جن میں ایک خاص انعام امت کے لئے نماز کا تحفہ بھی ہے، اور قیامت تک کے لئے انسانوں کو اپنے معبود اور خالق سے رابطہ کرنے اور اپنے مالک سے راز و نیاز کرنے کا سلیقہ بخشا۔ نماز جیسی عظیم عبادت اسی سفر میں عطا کی گئی۔ واقعہ معراج کے ضمن میں جہاں بہت سارے مشاہدات کا ذکر کیا جاتا ہے اور سفرِ معراج کی عظمت و اہمیت اور اس کی تاریخی حقیقت کو بیان کیا جاتا ہے وہیں یہ بھی ضروری ہے کہ اس رات میں اور اس سفر میں دیئے

جانے والے عظیم انعام ''نماز'' پر بھی بھرپور توجہ دی جائے۔ اللہ تعالی نے نماز کے لئے یہ خصوصی معاملہ فرمایا کہ اسے اپنے پاس بلا کر عنایت فرمایا ورنہ تو دیگر عبادات اور احکامات وہ ہیں جو اسی زمین پر اتارے گئے، لیکن نماز کی یہ انفرادی خصوصیت ہے کہ اسے عرش پر بلا کر اور اعزاز و اکرام کے ساتھ نوازا گیا اس لئے شبِ معراج کے اس موقع پر ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کی عظمت کو اور اہمیت کو سمجھیں۔ تو آیئے ایک نظر اس کی فرضیت اور اس کے اثرات و برکات پر ڈالتے ہیں۔

فرضیتِ نماز:

حضرت انس ابن مالک ؓ سے مروی ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر معراج کی رات پچاس نمازیں فرض کی گئیں، پھر ان میں کمی کی گئی یہاں تک کہ پانچ نمازیں کر دی گئیں۔ پھر اللہ تعالی کی طرف سے ندا آئی کہ اے محمد! میرا فیصلہ تبدیل نہیں کیا جاتا، اور بے شک آپ (اور آپ کی امت) کے لئے ان پانچ نمازوں کے ساتھ پچاس نمازوں کا ثواب ہے۔ (مسند احمد: ۱۲۲۳۰) بخاری شریف میں پچاس نمازوں کی تخفیف اور پانچ نمازوں کے باقی رہنے پر ایک طویل روایت ہے

ثم فرضت عليَّ خمسون صلاةً، فأتيتُ على موسى، فقال: ما صنعتَ قلتُ: فُرضت عليَّ خمسون صلاةً، قال: إني أعلم بالناس منك، إني عالجتُ بني إسرائيلَ أشدَّ المعالجةِ، وإنَّ أمتكَ لن يُطيقوا ذلك، فارجعْ إلى ربِّك،

فاسألُه أن يخففَ عنك فرجعتُ إلى ربى، فسألتُه أن يخفِّف عنى، فجعلها أربعينَ ثم رجعتُ إلى موسى عليهِ السلامُ،فقال:ماصنعتَ؟قلتُ: جعلها أربعينَ، فقال لى مثل مقالتهِ الأولى ۔ فرجعتُ إلى ربى عز وجل، فجعلها ثلاثينَ فأتيتُ على موسى عليه السلامُ، فأخبرتُه، فقال لى مثل مقالتهِ الأُولى فرجعتُ إلى ربى،فجعلهاعشرينَ،ثم عشرةٍ،ثم خمسةً فأتيتُ على موسى، فقال لى مثلَ مقالتهِ الأولى، فقلتُ:إنى أستحى من ربى عز وجل أن أرجعَ إليه،فنودى:أن قد أمضيتُ فريضتى،وخففتُ عن عبادى،وأُجزى بالحسنةِ عشرَأمثالها.: کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ: پھر میرے اوپر ہر دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں، میں لوٹا تو موسیٰؑ کے پاس سے گزر ہوا، انہوں نے پوچھا کہ آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا؟ میں نے کہا کہ مجھے ہر دن میں پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا ،موسیٰؑ نے فرمایا کہ: آپ کی امت کو ہر دن میں پچاس نمازوں کی قدرت نہ ہوگی، اللہ کی قسم میں نے لوگوں کی حالت کا آپ سے پہلے تجربہ کرلیا ہے اور بنی اسرائیل کے لئے سخت کوشش کی ہے،تو آپ اپنے رب کی طرف لوٹ جایئے، اوران میں اپنی امت کے لئے تخفیف کا سوال کیجئے؟ تو میں (اپنے رب کی طرف) لوٹ گیا (اور تخفیف کی درخواست کی) اللہ تعالی نے مجھ سے دس نمازوں کو کم کردیا (اور پچاس کے بجائے چالیس رہ گئیں) پھر میں موسیٰؑ کی طرف لوٹا، انہوں نے پہلے کی طرح بات کی (اور تخفیف کرانے کا مشورہ دیا) تو میں (دوبارہ) اللہ تعالی کی طرف لوٹا (اور

کمی کرنے کی درخواست کی) اللہ تعالی نے دس نمازیں کم کردیں (اور تیس نمازیں رہ گئیں) پھر میں موسیٰؑ کی طرف لوٹ آیا، انہوں نے پھر پہلے کی طرح بات کی (اور تخفیف کرانے کا مشورہ دیا) پھر میں اللہ تعالی کی طرف لوٹ کر گیا (اور کمی کی درخواست کی) اللہ تعالی نے مجھ سے دس کم فرمادیں (اور بیس نمازیں رہ گئیں) پھر موسیٰؑ کی طرف لوٹ کر آیا، تو انہوں نے پھر پہلے کی طرح کہا (اور تخفیف کرانے کا مشورہ دیا) پھر میں اللہ تعالی کی طرف لوٹا (اور کمی کی درخواست کی) تو مجھے ہر دن میں دس نمازوں کا حکم دیا گیا (اور دس نمازیں رہ گئیں) پھر میں لوٹ کر آیا تو موسیٰؑ نے پہلے کی طرح بات کی (اور تخفیف کرانے کا مشورہ دیا) پھر میں اللہ تعالی کی طرف لوٹ کر گیا (اور کمی کی درخواست کی) تو مجھے ہر دن میں پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا، پھر میں موسیٰؑ کی طرف لوٹ کر آیا ، انہوں نے فرمایا کہ آپ کو کیا حکم دیا گیا؟ میں نے کہا کہ مجھے ہر دن میں پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا ہے، موسیٰؑ نے فرمایا کہ آپ کی امت کو ہر دن میں پانچ نمازوں کی استطاعت نہ ہوگی اور میں آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں، اور بنی اسرائیل کے ساتھ سخت جدوجہد کر چکا ہوں، لہذا آپ اپنے رب کی طرف لوٹ کر جائیے اور ان سے اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجیے؟ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے (کئی مرتبہ) درخواست کر لی ہے، یہاں تک کہ اب مجھے حیاء آ گئی ہے، اور اب میں راضی ہوں اور اس حکم کو (ہر طرح سے) تسلیم کرتا ہوں ، پھر جب میں آگے بڑھا تو (اللہ تعالی کی طرف سے) ایک پکارنے والے نے کہا کہ میں نے اپنا فریضہ پورا کر لیا ہے اور اپنے بندوں پر آسانی کر دی ہے۔ (بخاری: ۳۲۰۶)

اس طرح دن بھر میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں تھیں لیکن وہ تخفیف ہو ہو کر پانچ رہ گئیں اور اللہ تعالی نے پانچ کو پچاس کے برابر اجر و ثواب دینے کا وعدہ فرمایا۔

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے شبِ معراج میں نماز کی فرضیت کی حکمت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ: اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہر و باطن کو آبِ زم زم سے پاک صاف کر کے جس طرح مقدس و مطہر کر دیا گیا تھا اور ایمان و حکمت سے آپ کو نوازا گیا تھا۔ ایسے ہی نماز کے لئے بھی ضروری ہے کہ پہلے ہر قسم کی ظاہری و باطنی غلاظت سے اپنے آپ کو پاک کیا جائے۔ اس مناسبت سے اس موقع پر نماز کی فرضیت کو اہمیت دی گئی۔ علاوہ ازیں اس طرح آپ کے شرف و فضل کو فرشتوں پر بھی واضح بھی کرنا تھا جو بلا واسطہ نماز کے حکم سے فرشتوں پر آشکارا کیا گیا۔ (فتح الباری ۱/۵۴۸:)

نماز کی اہمیت:

نماز اسلامی عبادات میں ایک مہتم بالشان عبادت ہے، اللہ تعالی نے نماز کے ذریعہ انسان کے لئے بہت سارے خیر اور فوائد کو جوڑے رکھا ہے۔ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں نماز بھی ایک اہم ترین رکن ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ: اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم کی گئی ہے: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ (بخاری: ۷) حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز

دین کا ستون ہے۔(بیہقی: ۲۵۶۴) ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔(نسائی: ۳۹۰۳) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری وصیت یہ ارشاد فرمائی: نماز۔نماز، اپنے غلاموں اور ماتحتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو یعنی ان کے حقوق ادا کرو۔(ابوداؤد: ۴۴۹۱) ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔اگر نماز اچھی ہوئی تو باقی اعمال بھی اچھے ہوں گے اور اگر نماز خراب ہوئی تو باقی اعمال بھی خراب ہوں گے۔(طبرانی: ۱۸۹۸) اس کے علاوہ اور بھی بے شمار ارشاداتِ نبوی اور قرآنی آیات ہیں جن میں نماز کی بے پناہ اہمیت کو بیان کیا گیا اور اس کے اہتمام کی تعلیم دی گئی ہے۔

نماز کی تاثیر:

نماز ایک جامع الصفات عبادت ہے۔ایک نماز کے اہتمام کرنے کے نتیجہ میں بندہ کے بہت سارے اعمال اور افعال سیدھے راستے پر آجاتے ہیں اور اس نماز کی برکت سے اللہ تعالی اس کو نیکیوں کا خوگر اور برائیوں سے دور فرمادیتے ہیں۔قرآن کریم میں فرمایا گیا کہ اُتْلُ مَآ أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۔(العنکبوت: ۴۵) (اے پیغمبر!) جو کتاب تمہارے پاس وحی کے ذریعہ بھیجی گئی ہے، اس کی تلاوت کرو۔اور نماز قائم کرو۔بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔مفتی محمد

شفیع صاحب لکھتے ہیں کہ: متعدد مستند احادیث کی رو سے یہ مطلب ہے کہ اقامتِ صلوۃ میں بالخاصلہ تاثیر ہے کہ جو اس کو ادا کرتا ہے اس سے گناہ چھوٹ جاتے ہیں بشرطیکہ صرف نماز پڑھنا نہ ہو بلکہ الفاظِ قرآن کے مطابق اقامتِ صلوۃ ہو۔ اقامت کے لفظی معنی سیدھا کھڑا کرنے ہیں، جس میں کسی طرف جھکاؤ نہ ہو۔ اس لئے اقامتِ صلوۃ کا مفہوم یہ ہوا کہ نماز کے تمام ظاہر اور باطنی آداب اس طرح ادا کریں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عملی طور پر ادا کر کے بتایا۔ (معارف القرآن:٦/ ٦٩٦)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا: بتاؤ اگر کسی شخص کے دروازہ پر ایک نہر جاری ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ روزانہ غسل کرتا، کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے کہ اللہ تعالی ان کی وجہ سے گناہوں کو زائل کر دیتے ہیں۔ (بخاری:۴۹۹) نماز کے اندر یہ تاثر رکھی گئی کہ اس کا اہتمام کرنے والے دیگر اوامر و اعمال کی بجا آوری میں پیش پیش رہتے ہیں۔

نماز کے اس حکیمانہ نظام پر مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی ندویؒ لکھتے ہیں: حکمتِ الٰہی اور شریعتِ ربانی نے نماز کا جو لطیف و عمیق اور جامع نظام قائم کیا ہے اس سے مقصود صرف یہ ہے کہ اس کے ذریعہ انسان اپنے مقصدِ عبدیت کی تکمیل کر سکے، اس کے اندر اخلاص، غایت درجہ کا خضوع و تذلل، استغاثہ و ابتہال اور تعلق مع اللہ کی صفات پیدا ہوں، وہ ماسوی اللہ سے منقطع

ہوجائے اور ہر اس شخص کے خلاف اعلانِ بغاوت کردے جو اللہ کی الوہیت و ربوبیت، اس کی عظمت و کبریائی، اس کے حکم و فیصلہ اور اطاعت مطلقہ میں حصہ دار بننا چاہتا اور زبانِ قال یا حال سے اپنی پرستش کرنے کی دعوت دیتا ہو اور اپنے طرزِ عمل سے اس کا دعوے دار ہو کہ وہی حکم دینے والا ہے اور وہی منع کرنے والا، اسی سے امید رکھنی چاہیے اور اسی سے ڈرنا چاہیے۔۔۔ (ارکانِ اربعہ: ۳۹)

نماز کی برکات:

نماز میں ظاہری اور باطنی بہت سی برکتیں اللہ تعالی نے رکھیں ہیں۔ دینی اور دنیوی بے شمار خوبیوں کو جمع فرمادیا۔ نماز کی برکتوں میں ایک یہ بھی ہے کہ پانچوں نمازیں، جمعہ کی نماز پچھلے جمعہ تک درمیانی اوقات کے تمام گناہوں کا کفارہ ہیں جب کہ ان اعمال کو کرنے والا کبیرہ گناہوں سے بچے۔ (مسلم: ۳۴۹) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: جو شخص ان پانچ فرض نمازوں کو پابندی سے پڑھتا ہے وہ اللہ تعالی کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوتا۔ (صحیح ابن خزیمہ: ۱۰۸۲) ایک حدیث قدسی میں ارشاد ہے کہ: اللہ تعالی نے فرمایا کہ میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس کا میں نے اپنے لئے عہد کرلیا ہے کہ جو شخص ان پانچوں نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے اس کو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروں گا اور جو ان نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ (ابوداؤد: ۳۶۵) حافظ ابن حجرؒ

نے منبہات میں حضرت عثمان غنیؓ سے روایت کیا ہے کہ جو شخص اوقات کی پابندی کے ساتھ نماز کی محافظت کرے اللہ تعالیٰ نو چیزوں سے اس کا اکرام فرماتے ہیں: (۱) اس کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔ (۲) اس کو تندرستی عطا کرتے ہیں۔ (۳) فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ (۴) اس کے گھر میں برکت عطا کرتے ہیں۔ (۵) اس کے چہرے پر صلحاء کا نور ظاہر ہوتا ہے۔ (۶) اس کا دل نرم فرمادیتے ہیں ۔(۷) روزِ محشر اس کو پل صراط سے بجلی کی تیزی سے گزار دیں گے۔ (۸) جہنم سے نجات عطا فرمائیں گے۔ (۹) جنت میں نیکوں کا ساتھ عطا کریں گے۔ (نماز کے اسرار و رموز: ۱۷)

نماز نصرتِ خدا کا نسخہ:

نماز اپنی ظاہری خوبیوں اور باطنی کمالات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کو طلب کرنے کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔ نماز کے ذریعہ نصرت الٰہی متوجہ ہوتی ہے، اور اس کا حکم بھی دیا گیا کہ نماز کے ذریعہ اللہ سے مدد طلب کریں۔ چناں چہ ارشاد ہے: وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ. (البقرۃ: ۴۵) اور صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔ نماز بھاری ضرور معلوم ہوتی ہے مگر ان لوگوں کو نہیں جو خشوع (یعنی دھیان اور عاجزی) سے پڑھتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ جب بھی کوئی سخت واقعہ یا حادثہ یا حالات پیش آتے تو آپ فوری نماز کی طرف رجوع فرماتے۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب بھی

کوئی سخت امر پیش آتا تو نماز کی طرف فوراً متوجہ ہوتے تھے۔(ابوداؤد:۱۱۲۵)ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو کوئی بھی ضرورت پیش آئے دینی ہو یا دنیوی اس کا تعلق مالک الملک سے ہو یا کسی آدمی سے اس کو چاہیے کہ بہت اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ جل شانہ کی حمد و ثنا کرے اور پھر درود شریف پڑھے اس کے بعد یہ دعا پڑھے تو ان شاء اللہ اس کی حاجت ضرور پوری ہوگی۔دعا یہ ہے لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم۔۔۔الخ (فضائلِ نماز:۲۰۶)حضرات صحابہ کرام کا معمول بھی یہ رہا کہ وہ نبوی تعلیمات کے مطابق ناموافق حالات اور مشکلات میں سب سے پہلے نماز کا اہتمام فرماتے اور اللہ تعالی سے مدد طلب کرتے۔

ترکِ نماز پر وعید:

نماز کا ادا کرنا جہاں دین و دنیا کی خیر و برکات کا ذریعہ ہے اور ہر طرح کی خوبی و کمال کا سبب ہے وہیں نماز کی ادائیگی سے لاپرواہی برتنا، سستی و کاہلی کا معاملہ کرنا اور نماز کو ترک کرنا انتہائی سخت ترین گناہ اور دو جہاں کی خسران و تباہی کا موجب ہوگا۔بہت تاکید کے ساتھ نماز کو چھوڑنے سے منع کیا اور اس کو بروقت ادا کرنے کی تلقین فرمائی گئی۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: نماز چھوڑنا آدمی کو کفر سے ملا دیتا ہے۔(مسلم:۱۱۹)حضرت عبادہ ؓ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب ﷺ نے سات نصیحتیں کیں (جن میں ایک یہ ہے کہ) جان کر نماز نہ چھوڑو، جو جان بوجھ کر نماز چھوڑے وہ مذہب سے نکل جاتا ہے۔(طبرانی:۱۶۶۱۳)ایک حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ: جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔ (ابن حبان: ۱۴۹۸) ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: جس شخص نے نماز چھوڑ دی وہ اللہ تعالی سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالی اس پر سخت ناراض ہوں گے۔ (طبرانی: ۱۱۶۲۴) حضرات صحابہ کرام کی جن خوبیوں کو قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ان میں ایک یہ بھی ہے کہ کاروبار و تجارت انہیں اللہ کی یاد اور اقامتِ صلوۃ سے غافل ہونے نہیں دیتا۔ (النور: ۳۷)

لمحۂ فکریہ:

نماز جیسی عظیم دولت اور قیمتی نعمت اللہ تعالی نے سفرِ معراج کے موقع پر ہی عنایت فرمائی۔ یہ آسمانی تحفہ ہے جو بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرش پر بلا کر دیا گیا اور بتا دیا کہ اگر یہ امت اس کا اہتمام کرے گی تو دنیا میں بھی اور آخرت میں کامیاب ہوگی اور اپنے خالق و مالک کی نظروں میں معزز رہے گی۔ اور ہر وقت وہ اپنے پروردگار سے رابطہ میں رہ اپنے ہر مسئلہ کی یکسوئی کروا سکتی ہے۔

ہمارے پاس شبِ معراج کے موقع پر بڑے اہتمام کے ساتھ رات کو منانے کی فکر کی جاتی ہے، خطابات و بیانات ہوتے ہیں، مقررین آسمان اور جنت و جہنم سے متعلقات کو خوب کھول کر بیان کرتے ہیں اور کچھ حضرات اس جانب بھی توجہ دلاتے ہیں کہ نماز اسی رات کو اللہ تعالی نے

اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی ہے لہٰذا اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔۔۔لیکن ہماری حالت یہ ہے کہ ہم کبھی نماز کو معراج سے جوڑ کر دیکھتے ہی نہیں، اس کی اہمیت اور قدر و منزلت ہمارے دلوں میں ہے ہی نہیں۔رات بھر جاگیں گے، خوب بیانات سنیں گے لیکن نمازِ صبح کی فجر سے ہی غفلت کی نذر ہو جاتی ہے۔سالہا سال سے ہم شبِ معراج مناتے آرہے ہیں لیکن عمریں گزر رہی ہیں نماز کے اہتمام کی فکر پیدا نہیں ہوئی، دن میں ایک نہیں پوری پوری نمازیں چھوٹ رہی ہیں، ہفتوں اور مہینوں تک مسجد جانے اور نماز ادا کرنے کا موقع سوائے جمعہ و عیدین کے نہیں آتا؟ اگر واقعی ہمارے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و اہمیت ہوگی اور شبِ معراج کے مقام کو سمجھنے والے ہوتے تو سب سے پہلے ہم نماز کا اہتمام کرنے والے بنتے کیوں کہ نماز اسی رات میں عطا کردہ عظیم اور بے مثال نعمت ہے اور اسی رات کا خصوصی تحفۂ خداوندی ہے۔نماز کی ادائیگی ہی میں ہماری ہر کامیابی اور عزت ہے اور ہر طرح کی خیر و خوبی ہے۔

مؤلف کی دیگر کتابیں

متاعِ دین ودانش	مطبوعہ
رمضان المبارک: فضائل، حقوق اور تقاضے	مطبوعہ
آزادئ ہند میں مسلمانوں کا کردار	مطبوعہ
اسلام خواتین کے حقوق کا محافظ	مطبوعہ
سیرتِ صحابہؓ کوئیز	مطبوعہ
حرمین کی یادیں (سفرنامہ)	مطبوعہ
مفتی سعید احمد پالن پوریؒ: یادوں کے چند نقوش	برقی ایڈیشن
ویلنٹائن ڈے کی حقیقت اور تباہ کاریاں	برقی ایڈیشن

القلم فاؤنڈیشن کریم نگر: ایک تعارف

تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کی فکر و کوشش کرنا اور زمانہ کے تقاضوں کی رعایت کے ساتھ انداز و اسلوب کو اختیار کرنا اہلِ علم کی بڑی ذمہ داری ہے۔ چناں چہ کرم فرماؤں اور خیر خواہوں کی توجہ اور حوصلہ افزائی سے 10/ستمبر 2017ء بروز اتوار بنامِ خدا "القلم فاؤنڈیشن کریم نگر" کا آغاز رئیس القلم حضرت مولانا سید احمد ومیض ندوی نقشبندی صاحب مدظلہ کی سرپرستی میں کیا گیا۔ جس کے تحت اسلامی موضوعات پر سہل اور آسان اسلوب میں اُردو، انگلش، تلگو زبانوں میں اسلامی لٹریچر کو شائع کیا جاتا ہے، اسی طرح دینی معلومات پر مشتمل اور اہم مسائل کے چارٹ، پمفلٹ وغیرہ بھی عوامی استفادہ کے لئے تیار کئے جارہے ہیں، نوجوانوں میں دینی شعور اور ذمہ داریوں سے آگہی کے لئے تربیتی پروگرام کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ سوشل میڈیا پر حالات کے تقاضوں کے مطابق اہم اور ضروری موضوعات پر ویڈیو پیغامات عام کئے جارہے ہیں۔ القلم فاؤنڈیشن سے جاری ہونے والے مختلف ویڈیوز Youtube پر Al-Qalam Foundation نامی چینل پر موجود ہیں۔

تحقیق وتصنیف، تبلیغ واشاعت کا مرکز

القلم فاؤنڈیشن کریم نگر، انڈیا

AL QALAM FOUNDATION

KARIMNAGAR, INDIA

9700244072 9704707491